82667 ـ مسكينوں كے مانی گئی نذر سے خود كھانے كا حكم

سوال

ميں نے ايك برس يا كچھ زيادہ مدت قبل نذر مانی تھی كہ اللہ كے ليے جانور ذبح كر كے گھر والوں اور رشتہ داروں اور مسكينوں كو كھلاؤنگا، ميرے پاس اس كے تقريبا رقم جمع ہونے كے قريب ہے تو كيا ميرے ليے عيد الاضحى كے ايام ميں يہ نذر پورى كرنی جائز ہے ؟
اور كيا ميں اس گوشت ميں سے اپنے چھوٹے سے خاندان كو بھی دے سكتا ہوں، اور نذر صحيح اور قبول ہونے كی شروط كيا ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ نذر اطاعت و اور اللہ كا قرب حاصل كرنے كے تحت آتی ہے، اس ليے اسے پورا كرنا واجب ہے چاہے يہ نذر مطلق ہے يا كسى شرط پر معلق، مطلق يہ ہے كہ مثلا انسان يہ كہے: ميں نذر مانتا ہوں، يا ميں اللہ كے ليے ايك بكرا ذبح كر كے اسے فقراء يا اپنے رشتہ داروں ميں تقسيم كرونگا.

اور كسى شرط پر معلق اس طرح ہے كہ: اگر اللہ تعالى نے مجھے شفايابى سے نوازا، يا ميں كامياب ہوا، يا ميں نے تنخواہ لى، يا مجھے اتنى رقم ملى تو ميں بكرا ذبح كر كے تقسم كرونگا الخ.

اس نذر كو درج ذيل فرمان بارى تعالى كى بنا پر پورا كرنا واجب ہے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى كرنے كى نذر مانى تو وہ اس كى اطاعت و فرمانبردارى كرے، اور جس نے اللہ تعالى كى معصيت و نافرمانى كرنے كى نذر مانى تو وہ اس كى نافرمانى نہ كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6318).

اور جب آپ نے نذر پورى كرنے كے وقت كى تعيين نہيں كى تو آپ كے كسى بھى وقت نذر پورى كرنى جائز ہے، عيد الاضحى كے ايام ميں يا كسى اور دن بھى پورى كر سكتى ہيں.

لیکن اگر آپ اس سال قربانی کرنا چاہیں، تو نذر کا جانور قربانی کے لیے بھی کفائت نہیں کریگا، چاہے آپ اسے عید الاضحی کے ایام میں بھی ذبح کر لیں.

دوم:

جس نے بھی یہ نذر مانی ہو کہ وہ اپنے اہل و عیال اور رشتہ داروں اور مسکینوں کو دےگا تو اس کا چھوٹا خاندان مثلا بیوی اور اس کی اولاد اس میں شامل ہوگا، کیونکہ یہ اس کے اہل و عیال میں شامل ہوتے ہیں، لیکن اگر اس نے انہیں شامل نہ کرنے کی نیت کی ہو تو پھر معاملہ اس کی نیت کے مطابق ہوگا.

لیکن نذر ماننے والا شخص خود اپنی نذر میں سے کچھ نہیں کھا سکتا اور اگر وہ اس میں کھائے تو اس کی قیمت مسکین کو ادا کرےگا، یعنی جتنا اس نے کھایا ہو اس کے حساب سے مسکین کو قیمت ادا کردے.

فقھاء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ نذر میں سے خود کچھ نہ کھائے.

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (2 / 616) اور المغنی ابن قدامہ (3 / 288).

نذر میں سے خود نہ کھانے کی فقھاء کرام نے علت یہ بیان کی ہے کہ مثلا جب مسکینوں کو کھلانے کے لیے جانور ذبح کرنے کی نیت مانے تو یہ ان کے لیے متعین ہو گیا ہے، لہذا وہ کچھ بھی اس سے نہیں لے سکتا.

دیکھیں: المنتقی تالیف الباجی (2 / 318).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" اور نذر ماننے والے شخص کے لیے نذر میں سے کچھ کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ صدقہ ہے، اور صدقہ سے کھانا جائز نہیں، یہ تو بالمجملہ ہے، کیونکہ نذر مانے گئے جانوروں میں اختلاف ہے.

اور اسی طرح وہ مطلق نذر جو مسکینوں کے لیے ـ نہ تو لفظاً اور نہ ہی نیت میں ـ متعین اور خاص کی گئی ہو مالکیہ اور بعض شافعیہ کے ہاں اس میں سے کھانا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (6 / 117).

واللہ اعلم .